نعمتوں کی قدر کیجئے

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

10-Aug-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ابوعُروبہ الحرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُرُود و سلام پڑھے بغیر نہ رہتے اور خُوب ظاہر کر کے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک بَرَکت یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور آخرت میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ جنَّت کی نعمتیں ملیں گی۔(سعادۃ الدارین،الباب الخامس فی المواطن التی تشرع فیہاالصلاۃ...الخ،ص۱۹۸)

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش،ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچونگی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں) ❀ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے، بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اِسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیون الحکایات (حصّہ اول)"** صفحہ نمبر 269 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اوراس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی مشکبار کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام میں سے تھے۔ زیادہ تَر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ عالَمِ شباب تھا۔ انہوں نے اپنی جوانی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک

www.dawateislami.net

راستے میں ایک نوجوان عورت پر نظر پڑ گئی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہو گیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اوران الفاظ میں دعا مانگنے لگے: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہیں لیکن مجھے خطرہ لگ رہاہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو میری آنکھوں کی بینائی سلب کرلے۔ جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا سے فارغ ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اورآپ نابینا(Blind) ہو گئے تھے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مدد لیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وَقْت گُزرتا رہا۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خطرہ تھا کہ کوئی نُقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی اوران الفاظ کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگنے لگے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے آنکھوں کی دولت سے نوازا جو کہ بہت بڑی نعمت تھی لیکن پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں ان آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے میں مبتلائے عذاب نہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے تجھ سے دعا کی کہ میری بینائی سلب کرلے، اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ میں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نُقصان

www.dawateislami.net

پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے جس سے مجھے بڑی کوفت (تکلیف) ہوتی ہے، اے میرے مالک و مختار پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی مُحتاجی سے بچ جاؤں۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی وہ مردِ صالح اپنی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئی اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کر دی گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر خوفِ خدا والے، حَیادار، نمازوں کے پابند، مُستجابُ الدَّعوات اور شکر گزار بندے تھے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی نعمتوں (Blessings) کی حقیقی معنیٰ میں قدر و قیمت جانتے تھے، بے خیالی میں اگر کسی اَجنبیہ پر ان کی نظر پڑ جاتی تو یہ حضرات شیطان کے بہکاوے میں آکر بے حیا لوگوں کی طرح اس کے حُسن و جمال میں گم ہو جانے، اس کا پیچھا کرنے اور ذِہن میں اس کے مُتَعلِّق گندے خیالات لانے کے بجائے اپنے اس عمل کے سبب بہت شرمندہ ہوتے کیونکہ انہیں اس حقیقت کا علم تھا کہ آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیمُ الشَّان نعمت ہے جسے نیک و جائز کاموں میں استعمال کرنا اس نعمت کا شکر جبکہ غیر شرعی کاموں میں استعمال کرنا سراسر بیوقوفی اور نعمت کی ناقدری کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو جہنَّم کا حقدار بنانا ہے، جب یہ دیکھتے ہیں کہ اب ہم سے اس نعمت کا حق ادا نہیں ہو پائے گا تو بارگاہِ الٰہی میں اس نعمت کے سلب ہو جانے کیلئے دستِ دعا بلند فرما دیتے تاکہ دوبارہ کسی غیر عورت پر نظر نہ پڑ جائے، یہاں یہ مسئلہ

www.dawateislami.net

بھی ذہن نشین رکھئے کہ بے خیالی میں اچانک کسی اجنبیہ عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد فوراً ہٹالینا شرعاً واجب ہے جبکہ دوبارہ نظر کرنا جائز نہیں چنانچہ سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا مشکل کشا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی نظرة الفجاءة، حدیث: ۲۷۸۶، ۳۵۶/۴) مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مُراد دوبارہ اسے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہوگی اور اس (پہلی نظر کرنے) پر بھی گناہ ہوگا۔

(مرآۃ المناجیح، ۱۷/۵)

بیان کردہ حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ آنکھ کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مَسجد میں جاکر نمازِ باجماعت کی ادائیگی کرتے اوران کا یہ ذہن بنا ہوتا تھا کہ آنکھ کی نعمت موجود نہیں تو کیا ہوا دیگر نعمتیں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اَعْضاء تو سلامت ہیں لہٰذا یہ حضرات نمازِ باجماعت کی ادائیگی کی سعادت پانے کے لئے کسی کا سہارا لیکر مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔ اے کاش! ان بُزرگوں کے طفیل ہمیں بھی نعمتوں کی صحیح معنیٰ میں قدر نصیب ہوجائے، آنکھوں کی حفاظت کی سعادت مل جائے،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ آج سائنس وٹیکنالوجی کا شعبہ ترقی وعروج (Peak) پر ہے اورآئے دن نئی سے نئی تحقیقات واِیجادات ہورہی ہیں حتّٰی کہ جدید ترین

آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب وکتاب بآسانی لگایا جاسکتا ہے مگر قُربان جایئے کہ اس قدر ترقی کے باوجود آج تک کوئی ایسا آلہ ٔکار ایجاد نہ ہوسکا کہ جو رَبّ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرسکے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں انہیں آج تک نہ کوئی شُمار کرسکا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ان کا حساب لگاسکے گا۔ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔ (پ۱۴، النحل:۱۸)

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عَقلِ سلیم، ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے، ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دِینی اور دُنیوی ضروریات کی تکمیل کیلئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں، یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار (Counting) ممکن ہی نہیں حتّٰی کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کرسکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کر سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صَرف کردو تو بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔

(خازن، النحل، تحت الآیۃ:۱۸، ۱۱۷/۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! معلوم ہوا کہ ہم اپنی کئی زندگیاں تو ختم کرسکتے ہیں مگر لاکھ کوششوں کے باوُجود بھی اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو ہرگز ہرگز شُمار نہیں کرسکتے اور نہ ان نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا حق ادا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا عقلمندی کا یہ تقاضا ہے کہ جس طرح ہم امیری، تندرستی، خوشحالی، جوانی اور عافیت وغیرہ ہی کو نعمتیں تصور کرتے اور صرف انہی حالتوں میں اللہ

تبارک و تعالٰی کی نعمتوں کے گُن گاتے اور ان نعمتوں پر اس کے شکر گزار بن کر رہتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ غُربت و اَفلاس، بیماری، معذوری، بدحالی، بڑھاپے و کمزوری اور مصائب و آلام کی حالت میں بھی لوگوں کے آگے شکوے شکایات کرنے اور اپنے دُکھڑے سُنانے کے بجائے اس کی دیگر نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے صابر و شاکر بنیں اور ان نعمتوں پر اس کا خوب خوب شکر بجالائیں کیونکہ حقیقت میں ہم ناقدرے تو اس قابل(Capable) بھی نہیں تھے کہ ہمیں کوئی نعمت دی جاتی، نعمتیں ملنے پر ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اس کے شکرانے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کام کرتے اور نافرمانی والے کاموں سے بچتے مگر افسوس کہ غیروں کی دیکھا دیکھی اب کثیر مسلمان عقیقہ، منگنی، شادی بیاہ اور یومِ آزادی وغیرہ خُوشی کے موقع پر تقریبات میں شکرِ الٰہی کے بجائے دل کھول کر گانے باجوں، عجیب کھیل تماشوں، نامحرم مَردوں اور عورتوں سے میل جَول اور غیر شرعی رُسومات وغیرہ جیسے شیطانی کاموں کے ذریعے اپنی آخرت برباد کرتے اور ربّ عَزَّ وَجَلَّ کی ناراضی مول لیتے ہیں۔ یادرکھئے! نعمتوں پر شکر بجالانے کا یہ طریقہ ہرگز درست نہیں بلکہ یہ تو نعمتوں کی شدید ناقدری ہے کیونکہ گانے باجے، سننا سنانا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خصوصاً نعمت ملنے پر باجے بجانا تو بہت ہی بُرا ہے۔ آیئے! گانے باجوں کی تباہ کاریوں پر مشتمل 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

(1) دو آوازوں پر دنیا و آخِرت میں لعنت ہے: (1) نِعمت کے وقت باجا (2) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال، ۷/۲۹۹)

(2) جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۵۱ ص ۲۶۳)

(3) حضرت سَیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۴/۲۸۰، حدیث: ۵۱۰۸)

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ہمارے بُزرگانِ دین میں نعمتوں کا شکر بجالانے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات طرح طرح کی آزمائشوں میں گھرے ہونے کے باوُجُود کسی کے آگے اپنی پریشانی ظاہر کرکے ناشکری کے مُرتکب نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی ان کی آزمائشوں کے باوجود انتہائی پُرسُکون زندگی (Life) گزارنے اور صابر وشاکر رہنے پر تعجب کرتا تو یہ حضرات ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں، کرم نوازیوں اور احسانات کا اس حسین انداز میں تذکرہ فرماتے جسے سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام میسر ہے۔ آیئے! ایسے ہی صابر وشاکر بزرگ کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

بارہ سواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں (حیران و پریشان) رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تا کہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہوسکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جذام کی) بیماری سے ضائع ہوچکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کررہا تھا کہ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے

کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام (Revelation) ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر بھی تُم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں،؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں؟ (عیون الحکایات، ۱۴۶/ ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بعض نعمتوں سے محروم رہنے کے باوجود بھی ایسے صابر و شاکر رہتے ہیں کہ جیسے وہ نعمتیں کبھی ان سے زائل ہی نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان نیک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آزمائشوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کی عادت اپنائیں کیونکہ یہ دونوں ایسی عظیمُ الشّان اور پیاری عادتیں ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ صدیقیت جیسے اعلیٰ ترین مَنْصَب پر فائز ہو جاتا ہے، چنانچہ

صبر کرنے والوں کا مرتبہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلی چیز لَوحِ محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کر لیا اور میری نازل کی ہوئی مُصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدّیقین کے ساتھ اُٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنا لے۔(تفسیر قرطبی، پ ۳۰، البروج، تحت الایۃ: ۲۲، ۱۰/۲۱۰)

حضرت علامہ محمد عبد الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مومن کا ہر مُعاملہ تَعَجُّب خیز ہے اس لئے کہ اس کے تمام کاموں میں بھلائی ہی بھلائی ہے جبکہ کُفار و مُنافقین کو بالکل بھی یہ فضیلت حاصل نہیں، اگر مومن کو صحت و سلامتی پہنچتی ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے، یہ اس کیلئے بہتر ہے کیونکہ اسے شاکرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جب کوئی تکلیف دِہ بات پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور صابرین میں لکھ دیا جاتا ہے جن کی تعریف (Praise) قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہے، پھر جب تک وہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے اس پر رحمت کے دروازے کُھلے رہتے ہیں، تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ نعمت ملنے پر نعمت دینے والے کا شکر بجالائے اور مصیبت پہنچنے پر صبر کرے اور جن چیزوں کا اسے حکم ہے اُنہیں بجالائے جن سے منع کیا گیا ہے ان سے پرہیز کرے۔(فیض القدیر، حرف العین، ۴/۳۹۹، تحت الحدیث: ۵۳۸۲ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم ہی رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کا مرکز ہے مثلاً اس نے زندگی کو باقی رکھنے کیلئے ہمیں سانسیں، چلنے کیلئے پاؤں، پکڑنے کیلئے دو ہاتھ، دیکھنے کیلئے دو آنکھیں،

www.dawateislami.net

سننے کیلئے دو کان، سونگھنے کیلئے ایک ناک، بولنے کیلئے زبان، کھانا ہضم کرنے کیلئے پیٹ سمیت کئی نعمتوں سے نوازا ہے، اس کے علاوہ نجانے اور کیسی کیسی بے مثال اور بے شُمار نعمتیں ہیں کہ جن سے ہم دن رات لطف اندوز ہو رہے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی ہم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کرکے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں استعمال کرکے قہرِ قہار و غضبِ جبّار کے حقدار ٹھہرے؟ یاد رکھئے! جن قوموں نے عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراط الجنان" جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج و زوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذلت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج و زَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Super powers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی

اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان :۴/۲۷،بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔ اس نے عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔ اس نے عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے (جیسا کہ صدقات واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔ اس نے عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔ اس نے عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ اس کے سوال کے جواب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (پارہ 18 سُورۃُ المومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

www.dawateislami.net

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ (پ۱۸، المؤمنون، ۵،۶،۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار (Disgust) ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی برائی کی طرف قدم نہ اٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

کتاب "شکر کے فضائل" کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار ولی حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں یعنی جسمانی اعضاء کے شکر سے مُتَعَلِّق سوالات دریافت کئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان نعمتوں کے شکر بجالانے سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے نہایت دلچسپ اور نصیحتوں پر مُشتمل جوابات ارشاد فرمائے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان احتیاطوں اور نصیحتوں پر مشتمل مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجا کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لئے ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان قیمتی اعضاء کے ذریعے صرف جائز کام ہی لیں

www.dawateislami.net

اور انہیں بُرے کاموں میں استعمال ہونے سے بچا کر ربّ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل ہو جائیں۔ یقیناً یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب ہم صحیح معنیٰ میں نعمتوں کی قدر کرنے والے بن جائیں گے۔ تو نعمتوں کی قدر کا جذبہ بڑھانے اور شکر کے فضائل و فوائد سے فیضیاب ہونے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** کا مُطالعہ کرنا نہایت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے کی وعیدیں اور اس کے علاوہ کئی ایمان افروز مدنی پھول شکر بجالانے کی ترغیب دلا رہے ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمائیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو پڑھا جا سکتا ہے جبکہ ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بِلا شُبہ ہمارے بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں، ناشکری کا لفظ تو گویا ان کی ڈکشنری میں کبھی شامل ہی نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات نعمتوں کے حقیقی معنیٰ میں قدر دان (Appreciators) تھے، یہ اللہ والے خدائے حنان و منان عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھنے اور ان کا شکر بجالانے سے کبھی غافل نہیں ہوتے، ان حضرات کا اندازِ شکر اتنا حسین تھا کہ جب کھاتے پیتے، لباس پہنتے یا کوئی بھی کام کرتے تو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا چرچا کرتے بسا اوقات تو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے احسانات کو شمار کرتے کرتے ان کی راتیں کٹ جاتیں حتّٰی کہ یہ سلسلہ صبح تک یونہی جاری رہتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند بزرگوں کا اندازِ شکر ملاحظہ کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کی عادت بنایئے، چنانچہ

سیّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو عبداً شکورًا کہنے کی وجہ؟

حضرت سیِّدُنا سعد بن مسعود ثقفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (قرآنِ کریم میں) **"عَبْدًا شَکُوْرًا"** (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے۔(شکر کے فضائل، ص۲۶)

شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا اندازِ شکر

حضرت سیِّدُنا ابن نباتہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "بِسْمِ اللہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جو حفاظت کرنے والا، پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔" پھر جب فراغت پاتے تو دستِ مبارک سے شکمِ مبارک کو چھوتے اور فرماتے: یَا لَہَا مِنْ نِّعْمَۃٍ لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ شُکْرَہَا یعنی کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر بجالانا جان لیں۔(شعب الایمان، باب فی تعدیل، حدیث:۴۴۶۸، ۴/۱۱۳)

سیّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ شکر

حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گفتگو شروع کرتے وقت یوں کہتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا، نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال و زَر اور صحت و عافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تو نے ہمارے دشمنوں کو رُسوا کیا، ہمارے رزق میں وسعت فرمائی، اس امت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت و عافیت عطا فرمائی، اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تجھ سے جو

مانگا تونے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہو گئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور جب تو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔

(شکر کے فضائل، ص ۲۴)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا

حضرت سیّدُنا ابنِ اَبی حواری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا فُضَیل بن عیاض اور حضرت سیّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے چنانچہ حضرت سیّدُنا سُفیان بن عُیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں، وہ نعمتیں عطا فرمائیں، ہم پر یہ احسان فرمایا، وہ احسان فرمایا۔ (یوں یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا) (شعب الایمان، باب فی تعدید، حدیث: ۴۴۵۲، ۴/۱۱۰)

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "گھر دَرْس"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کتنے دلنشین انداز میں اپنے معبودِ حقیقی کی نعمتوں کو یاد رکھتے اور پوری پوری رات ان کا چرچا کرتے رہتے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم دنیوی رنگینیوں میں گم ہونے اور ناشکروں کی صحبتوں میں وقت گنوانے کے بجائے ہمیشہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریں کہ جن کی صحبت کی برکت سے ہمیں نعمتوں کی قدر اور ان پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کا جذبہ نصیب ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر بجالانے، اسکی نعمتوں کو نافرمانیوں میں استعمال ہونے سے بچانے اور نعمتوں کی حقیقی معنٰی میں قدر کرنے کا ذہن عطا کرتا ہے۔ لہٰذا آپ بھی موقع سے فائدہ اُٹھائیے اور اس پاکیزہ مدنی ماحول

www.dawateislami.net

سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کےَ 8 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام" انفرادی کوشش بھی ہے

انفرادی کوشش کے فضائل بے شمار ہیں چنانچہ

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔"(سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۱۵۹)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے". (جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر الخ ج ۴ ص ۵ رقم ۲۶۷۹)

اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ " دعوت اسلامی کا 99٪ فیصد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

لہٰذا آپ بھی اس مدنی کام میں حصہ لیتے ہوئے اسکی برکتیں حاصل کیجئے. آیئے ترغیب کے لئے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ:

انوکھی کمائی

بنگلہ دیش کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ایک عرصے سے اپنے خاوند کے ساتھ کویت میں رہائش پذیر ہوں۔ بدقسمتی سے یہاں کے آزادانہ اور بے ہودہ ماحول کے جراثیم مجھ میں بھی سرایت کرنے لگے اور میں مختلف گناہوں کے

موذی امراض کا شکار ہوگئی، خوب بن سنور کر آزادانہ گھومتی پھرتی، نت نئے فیشن اپنانے کا بھوت سوار رہتا، جب بھی کوئی نیا فیشن دیکھتی اسے اپنانا میری اوّلین ترجیحات میں شامل ہوتا ،گلے میں دوپٹہ ڈال کر گھومنے میں فخر محسوس کرتی، اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی فکر ہمہ وقت دامن گیر رہتی، ستم بالائے ستم یہ کہ میں نے مال کما نے کے لیے اپنے گھر ہی میں نیٹ کیفے کھول رکھا تھا،شوہر کام پر جاتے،میں گھر پر نیٹ کیفے چلاتی۔ مال و دولت کی محبت نے مجھے اس قدر اندھا کر دیا تھا کہ میں نے نیٹ کیفے کے بہانے اپنے گھر کے دروازے ہر ایک کے لئے کھول رکھے تھے ۔ میں بڑے پر کشش انداز میں رہا کرتی، ہر آنے والے نامحرم سے بلاہچکچاہٹ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کیا کرتی ۔چونکہ میں فیشن پرست اور بے پردہ رہا کرتی تھی اس لئے میرے نیٹ کیفے پر اجنبی مردوں کا رش رہا کرتا تھا۔مجھے اپنی عزت و عفت کا کوئی پاس نہیں تھا۔بس مال مال اور مال کمانے کا ہی ہر دم خیال تھا۔میرے گھر والوں نے بھی مجھے اس کام پر کبھی عار تک نہ دلائی۔ مجھے اس بات کا احساس بھی نہ تھا کہ بےپردگی جیسا کبیرہ گناہ کر کے اپنی آخرت کو داؤ پر لگا رہی ہوں ، مجھے کبھی اس بات کا خیال بھی نہ آیا تھا کہ اس حال میں ہی میرا انتقال ہو گیا تو میرا کیا بنے گا؟۔ الغرض میں یادِ الٰہی سے یکسر غافل اپنی زندگی کے انمول لمحات ضائع کیے چلی جارہی تھی، وہ تواللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جن کی برکت سے میں بے پردگی و بے حیائی کی آگ سے نکل کر گلشنِ حیامیں پہنچ گئی، چنانچہ میری زندگی کی گناہوں بھری رات میں آفتاب ہدایت کچھ یوں طلوع ہوا کہ ایک دن میں حسب معمول نیٹ کیفے پر بن سنور کر بیٹھی تھی کہ ایک خاتون

میرے گھر میں اس وقت داخل ہوئی جبکہ اور کوئی بھی موجود نہ تھا ، وہ خاتون سر سے پاؤں تک مدنی برقعے میں ملبوس تھی، میں انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی کہ یہ باحیا خاتون کون ہے؟ جو پردے کااس قدرا ہتمام کیے ہوئے ہے، ابھی میں انہیں خیالات میں گم تھی کہ ان کی شفقت بھری آواز نے مجھے افکار کے بھنور سے باہر نکالاوہ اس طرح کہ انہوں نے قریب آتے ہی سلام کیا، پہلی ہی ملاقات میں اس قدر اپنائیت بھراانداز دیکھ کر میں بے حد متأثر ہوئی، مجھے کیا خبر تھی کہ یہ آنے والی باحیا اسلامی بہن مجھے گناہوں کے اس جنگل سے نکالنے کا سبب ثابت ہو گی، دورانِ گفتگو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے مجھے بے پردگی کے دلدل سے نکلنے کی ترغیب دلاتے ہوئے وہ کہنے لگیں : اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں ،ہمارا ہر کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لیے ہونا چاہئیے، ہمیں ہر اس کام سے اپنا دامن بچاناچاہئے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو ،میری پیاری اسلامی بہن شریعت میں پردے کی بڑی اہمیّت ہے،اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمان عورتوں کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ آپ ذرا غور تو فرمایئے یہاں کیسے کیسے لوگ آتے ہوں گے اور نجانے آپ کو کیسی کیسی نظروں سے گھورتے ہوں گے؟ میرا مشورہ ہے کہ آپ اس کام کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ دورانِ گفتگو ہی انہوں نے بتایا کہ میں آپ کے ساتھ والے فلیٹ میں ہی رہتی ہوں۔ انکی پرخلوص نیکی کی دعوت سے میں متأثرتوہوئی مگر اپنی بری روش نہ چھوڑ سکی، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اس اسلامی بہن نے میری فراغت کے اوقات جانچ لئے اور ایسے وقت میں ہی تشریف لاتیں جبکہ میں بالکل تنہا

ہوا کرتی ۔وہ انفرادی کوشش کے ذریعے میرا مدنی ذہن بناتیں ، کبھی اپنے پیرو مُرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا تذکرہ کرتیں تو کبھی دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں بیان فرماتیں۔ ایک دن وہی خیر خواہ اسلامی بہن میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں :کہ میرے بچوں کے ابو باہر کھڑے ہوئے ہیں ، انہیں ضروری کال کرنی ہے، میں نے کہا: انہیں اندر بلالیجیے، تو کہنے لگی: وہ اندر نہیں آسکتے ۔میں نے کہا کیوں ؟تواس باپردہ اسلامی بہن نے کہا: ’’پہلے آپ پردہ کیجیے پھر وہ اندر آئیں گے۔‘‘ مجھے اس بات سے حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ اس پُرفتن دور میں بھی شرم و حیا کا وصف رکھنے والے خوش نصیب موجود ہیں۔میں نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا تو اسلامی بہن نے انہیں اندر آنے کو کہا :جونہی دروازہ کھلا،ان کے شوہر حیاسے نظریں جھکائے اندر داخل ہوئے ،انہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا اورسر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا ہوا تھا۔ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ میاں بیوی کی شرعی حدود کی محافظت دیکھ کر مجھے اپنی بے باکی اور گناہوں بھری زندگی پر افسوس ہونے لگا ، بے ساختہ میری آنکھیں پُر نم ہوگئیں اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوگئے : ’’یہ بھی تو مسلمان ہیں وہ مرد ہو کر بھی اس قدر شرم و حیا والا ہے اور میں ہوں کہ بے پردگی کے عظیم گناہ کا ارتکاب کرتی ہی چلی جا رہی ہوں۔‘‘ اس اسلامی بہن کے شوہر جتنی دیر فون کرتے رہے،انہوں نے ایک بار بھی میری طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا ۔ان کے جانے کے بعدمیں ایک اضطرابی کیفیت میں مبتلا ہوگئی۔آج پہلی بار شرم و حیااور اسلامی تعلیمات کی عملی تصویر دیکھ کر شمعِ فکرِ آخرت میرے دل میں فروزاں ہوگئی، جس کی کرنوں سے میرے تاریک دل کی دنیا روشن ومنور ہونے لگی، مجھے

شدت سے اپنے گناہوں پر ندامت ہونے لگی، خوفِ خدا کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس اسلامی بہن کے جاتے ہی میں نے فوراً نیٹ کیفے بند کر دیا اور اپنے کمرے میں آکر زور زور سے رونا شروع کر دیا ،میں اپنی زندگی میں اتنا کبھی بھی نہ روئی تھی، میرے آنسو تھے کہ رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے حتی کہ کافی سارے ٹشو پیپر میرے آنسوؤں سے شرابور ہو گئے ۔ جوں جوں میری آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے میرے دل سے بے پردگی اور دوسرے گناہوں کا میل دُھل رہا تھا۔ اس دن آنے والے گاہک نیٹ کیفے کا دروازہ بند پاکر واپس لوٹ گئے۔ شام کو جب میرے بچوں کے ابو گھر آئے تو میں نے کہا: آج میں نے بہت سارے پیسے کمائے ہیں۔"انہوں نے کہا لاؤ میں بھی تو دیکھوں کتنے پیسے کمائے ہیں آپ نے؟ میں نے آنسوؤں سے بھیگے ٹشو پیپر کی صورت میں اپنی انوکھی کمائی لاکر ان کے سامنے رکھ دی۔وہ یہ دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگے :یہ کیا ہے ؟ میں نے انتہائی درد بھرے انداز میں سارا واقعہ ان کے گوش گزار کر دیا۔ اس پر وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا :میں نیٹ کیفے بند کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی دن میں نے بے پردگی اور اپنے سارے گناہوں سے سچی توبہ کی اور نیٹ سسٹم کو ہمیشہ کے لیے بند کردیا ۔ ان اسلامی بہن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ سے بیعت ہوگئی ،مدنی برقع پہن لیا اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے "کے تحت نیکی

دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوگئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر علاقائی دورہ کی ذمہ دار کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقی وعروج کے لیے کوشاں ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ناشکری کی عادت سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دین کے اقوال کی روشنی میں نعمتوں کی ناشکری کی وعیدیں سنتے ہیں۔ چنانچہ

ناشکری کی وعیدیں

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نعمتوں کے زوال سے بچو کہ جو زائل ہو جائے وہ پھر سے نہیں ملتی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تمہیں یہاں وہاں سے نعمتیں ملنے لگیں تو ناشکرے بن کر ان کے تسلسل کو خود سے دور نہ کرو۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۵)

حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو تجھے نعمت عطا کرے تُو اس کا شکر ادا کر اور جو تیرا شکریہ ادا کرے تُو اُسے نعمت سے نواز کیونکہ ناشکری سے نعمت باقی نہیں رہتی اور شکر سے نعمت کبھی زائل نہیں ہوتی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۴)

حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: منقول ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ اس نعمت کے مُتَعَلِّق ظلم و زیادتی سے کام لے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس نعمت کو ضرور اس سے زائل کر دیتا ہے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۵۱۶)

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے پر انعام کرے پھر وہ اس نعمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ادا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں درجات بلند فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انعام فرمایا اور اس نے شکر ادا نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے درگزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/۵۵۵، رقم: ۹۳)

"مجلس المدینہ لائبریری"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے شیطان کے راستے پر چلتے ہوئے ناشکری کا ارتکاب کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ نعمتوں کی ناقدری و ناشکری کرنے کی نحوست سے نہ صرف نعمتوں سے محرومی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے بلکہ یہ عمل جہنم میں جانے کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا صرف خوش حالی میں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کریں بلکہ خستہ حالی میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں پر نظر رکھتے ہوئے ناشکری سے بچنا چاہیے۔ یاد رہے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا بھی ناشکری کی آفت سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں خدمتِ دین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ علمِ دین کی روشنی پھیلانا اور لوگوں کو درست اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا اس مجلس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اس مجلس کے تحت مختلف مدنی مراکز میں قائم المدینہ لائبریری میں

www.dawateislami.net

مطالعہ کرنے کے لئے خوشگوار ماحول میں سنتوں بھرے آڈیو، وڈیو بیانات، مدنی مذاکرے سننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز کی ترکیب بنائی گئی ہے جبکہ اس مجلس کی جانب سے المدینہ لائبریری میں مختلف موضوعات پر مشتمل امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور علمائے اہلسنت کی کتب و رسائل، CDs، VCDs اور میموری کارڈز وغیرہ رکھنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مجلس المدینہ لائبریری کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکرِ الٰہی بجالانے کے چند طریقے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ابھی ہم نے نعمتوں پر شکر کی برکتیں اور ناشکری کی وعیدیں سُنیں، اُمید ہے کہ دل میں نعمتوں کی قدر، نعمتوں پر شکر بجالانے اور ناشکری سے بچنے کا مدنی ذہن بنا ہو گا۔ مگر یاد رہے! اس مدنی سوچ کے مطابق عمل کرنے اور اس پر استقامت (Steadfastness) پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں نعمتوں پر شکر بجالانے کے کچھ نہ کچھ طریقے بھی معلوم ہوں۔ تو آیئے! اب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کے چند طریقے سنتے ہیں تاکہ ان کی برکت سے ہم اپنے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کے شکر گزار بندے بن جائیں، چنانچہ

شکر سے متعلق مطالعہ کیجئے!

(1) جب بھی موقع ملے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور ساتھ ساتھ نعمتوں پر شکر کا ذہن بھی بنے گا۔ شکر سے متعلق معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** اور حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف **"اِحیاءُ العُلوم"**

www.dawateislami.net

جلد4 صفحہ 239 کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو دیکھئے

(2)شکر کی عادت بنانے کیلئے ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے کو دیکھئے اور یوں ذہن بنایئے کہ میرے پاس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی کثیر نعمتیں اور طرح طرح کی آسائشیں موجود ہیں جبکہ فلاں تو بے چارہ معذور ہے، ہر وقت بیماریوں، پریشانیوں کا شکار ہے، فلاں کے پاس تو اپنا ذاتی مکان یا گاڑی اور اچھا لباس بھی نہیں ہے حتّٰی کہ وہ تو 2 وقت کی روٹی کیلئے بھی دوسروں کا محتاج ہے۔

نعمتوں پر غور کیجئے

(3)شکر کی عادت بنانے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیروں نعمتوں پر غور کیجئے کہ اس نے ہمیں اشرفُ المخلوقات بنایا، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت میں پیدا فرمایا، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ، بزرگانِ دین، علمائے اہلسنت مرشدِ کریم کی نسبت اور ان کے صدقے مدنی ماحول عطا فرمایا، ہمیں قرآن، ایمان، مبارک راتیں اور ایام، مکّۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ جیسے بابرکت شہر، مساجد، مدارس، جامعات، والدین، بہن بھائی، جسمانی اعضاء، عقل وحواس، ہَوا، پانی، مٹی، روشنی، مکان، روزگار، سردی، گرمی، خزاں، بہار، زمین، آسمان، پہاڑ، چاند سورج، نیند، صحت، اَناج، حیوانات، نباتات، بارشیں، دن اور رات وغیرہ جیسی عظیمُ الشّان نعمتیں نصیب فرمائی ہیں اگر ہمیں کوئی ایک نعمت نہ ملے تو ہم اتنی ساری نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

اعضاء کے ذریعے شکر کیجئے

(4)زبان کے ساتھ ساتھ دیگر اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں وغیرہ کے ذریعے بھی یوں شکر ادا کیجئے کہ ان سے صرف جائز اور ثواب والے کام کیجئے، ناجائز و حرام بلکہ فضول کاموں میں ان اعضا

کو استعمال کرنے سے بچیئے، حضرت سَیِّدُنا زِیاد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱)

مصیبت میں صبر کیجئے

(5)مصیبت کی حالت میں بھی شکر کی عادت بنایئے مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے کوئی بڑی مصیبت یا بیماری نہیں بھیجی۔ ہمارے بزرگ تو مصیبت پہنچنے پر خوش ہوتے تھے جیسا کہ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا فتح موصلی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ مَرَض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو درپیش ہوتا تھا لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رَکعَت نفل پڑھوں۔(152 رحمت بھری حکایات ص ۱۷۱)

(7)ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی عادت بنالیجئے۔

(8)مدنی چینل کے سلسلے دیکھنے کا معمول بنالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نعمتوں پر شکر بجالانے کی عادت بن جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبُوبِ عَطار کی وِلادَت ورِحلَت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃُ الحرام کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے اس کی 21 تاریخ کو تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مُبارَک ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 10 ستمبر 1965ء (بمطابق 14 جُمادَی الاُولٰی 1385ھ) میں باب الاسلام سندھ کے شہر حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ

www.dawateislami.net

عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلاموں میں شامل ہوئے۔اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور 15 رَمَضانُ المبارَک 1425ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن گئے اور سالہاسال تک مَدَنی کاموں کی خوب دُھومیں مچائیں۔ طویل عَلالت کے بعد 21 ذوالقعدہ 1433ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر بابُ المدینہ کراچی میں انتِقال فرماگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

تاجدارِ مدنی انعامات کے چند اوصاف

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک متقی، سنتوں کے عامل، صبر و رضا کے پیکر، حسنِ اخلاق، عاجزی وانکساری اور سخاوت کے خوگر تھے، مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد جیسی پاکیزہ صفات آپ کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت نرم مزاج تھے، اپنے بچوں بلکہ بچوں کی امی سے بھی معافی مانگنے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے، والدۂ محترمہ کے فرمانبردار، پیر و مرشد کے سچے عاشق بلکہ فنا فی الشیخ اور مریدِ صادق تھے، علمِ دین سیکھنے، مطالعہ کرنے، مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق رکھنے والے اور مدنی انعامات کے پکے عامل تھے۔ مکتبۃ المدینہ کی نئی کتب ورسائل شائع ہونے پر آپ کی خوشی قابلِ دید ہوتی، خود بھی مطالعہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب (Persuasion) دلاتے، اعضاء کا قفلِ مدینہ لگاتے بالخصوص آنکھوں اور زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے لکھ کر گفتگو فرماتے اور قفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرتے۔ محبوبِ عطار کی سیرت سے متعلق مزید دلچسپ معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 208 صفحات پر مشتمل کتاب **"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرماکر بغور اس کا مطالعہ کیجئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم نے نعمتوں کی قدر کرنے اور ان پر شکر بجالانے کے طریقوں کے متعلق مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سُنا کہ

نعمتوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کام لئے جائیں کہ یہی بُزرگانِ دین کی سیرت سے ہمیں پتا چلا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں شمار کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

نعمتوں پر شکر بجالانا، انہیں یاد رکھنا، ان کا چرچا کرنا اور ہر حال میں ناشکری سے بچتے رہنا ہمارے بزرگوں کے پسندیدہ معمولات میں شامل رہا۔

نعمتوں پر شکر بجالانے کی برکت سے بندہ مقامِ صدیقیت پر فائز ہو جاتا ہے۔

نعمتوں پر شکر کی برکت سے بندے کو شاکرین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

نعمتوں کا شکر ادا کرنا قوموں کے عروج کا سبب ہے۔

نعمتوں کا شکر بجالانا نعمت میں اضافے جبکہ ناشکری کرنا زوالِ نعمت کا سبب ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقیقی معنٰی میں نعمتوں کی قدر کرنے، ان پر شکر کرنے اور ناشکری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو   آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

مسواک کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے مسواک شریف کی سنتیں اورآداب سنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔(مُسندِ احمد، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 228 پر صاحبِ بہارِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: مَشایخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسی پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔(جمع الجوامع، ۵/۲۴۹، حدیث: ۱۴۸۶۷) ❀ سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں:

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔(اِحیاء العُلوم، ۲۷/۳) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳)

❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔

لَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net